سلسلہ نمبر۱۶

''الحامد ٹرسٹ'' نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم خطوط اور مضامین کو سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو تاحال طبع نہیں ہو سکے جبکہ ان کی نوع بنوع خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ افادۂ عام کی خاطر اِن کو شائع کر دیا جائے۔ اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد و اخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تاکہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں۔ (ادارہ)

مسائلِ زکٰوۃ

﴿ نظرثانی وعنوانات : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

ہمارے ایک معزز دوست نے توجہ دلائی کہ بہت سے اصحابِ استطاعت لوگ زکٰوۃ کے مسائل سے ناواقف ہونے کی وجہ سے زکٰوۃ جیسے فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں اور اگر وہ مسائل معلوم کرنا چاہتے ہیں تو آسان زبان میں مسائل نہیں ملتے اور مشکل زبان جس میں عربی الفاظ آتے ہوں سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں اور ایسے مضمون کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اس لیے سہل زبان میں یہ کچھ مسائل درج کیے جا رہے ہیں۔ اگر کوئی صاحب زکٰوۃ کے اور مسائل دریافت کرنا چاہیں تو وہ بھی دریافت کرلیں تاکہ یہ مجموعہ مختصر رسالہ کی صورت میں بھی طبع کرا دیا جائے۔ (حامد میاں غفرلہٗ)

''جس شخص نے مال کی زکٰوۃ ادا نہیں کی، قیامت میں اُسکا مال ایک زہریلا اژدہا بنا کر اُسکے گلے میں ڈالا جائیگا جو اُسکو کاٹتا رہے گا اور یہ کہہ کر کاٹے گا کہ میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں''۔ (الحدیث)

سوال : زکٰوۃ کی مذہبی نوعیت کیا ہے؟

جواب : زکٰوۃ فرض ہے۔ اسلام کے بنیادی ارکان میں شامل ہے، اِس کا منکر کافر ہے اور اِس پر عمل نہ کرنے والا گنہگار ہے۔

سوال : کیا زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے نیت ضروری ہے؟

جواب : نیت ضروری ہے ورنہ زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سوال : زکوٰۃ کی شرح کیا ہے؟

جواب : زکوٰۃ کی شرح مالِ تجارت، سونے اور چاندی کا چالیسواں حصہ ہے یعنی سو روپے پر ڈھائی روپے زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

سوال : زکوٰۃ کس سرمایہ پر ادا کرنا ہوگی؟

جواب : نقد، زیور (چاہے استعمال میں آتا ہو یا رکھا رکھا ہو) سونا چاندی اور کاروباری سرمایہ خواہ وہ نقد ہو یا مال کی اتنی قیمت [۱] اور مالیت ہو اور جو مال قرض میں دیا ہوا ہو سب سرمایہ پر سال گزرنے پر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی

سوال : نصابِ زکوٰۃ کیا ہے؟

جواب : ساڑھے باون تولے چاندی (۳۵ء ۶۱۲ گرام چاندی)، ساڑھے سات تولے سونا (۴۷ء۸۷ گرام سونا) اتنی قیمت کا مال تجارت یا نقد موجود ہو تو زکوٰۃ دی جائے گی۔

سوال : ''صاحبِ نصاب'' سے کیا مراد ہے؟

جواب : جن مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے شریعت نے اُن کی خاص خاص مقدار مقرر کر دی ہے، اُس مقررہ مقدار کو ''نصاب'' کہتے ہیں اور اتنی مقدار جس کے پاس ہو اُسے ''صاحبِ نصاب'' کہتے ہیں۔

سوال : کیا جائداد و عمارات پر زکوٰۃ ہوگی؟

جواب : جائداد اور عمارتوں پر خواہ رہائشی ہوں یا کرایہ پر دی ہوئی ہوں اُن پر زکوٰۃ نہیں۔ جو اُن سے آمدنی ہوگی [۲] وہ سال کے ختم پر دیکھی جائے گی اور اُس پر حساب لگا کر زکوٰۃ دی جائے گی۔

---

[۱] بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زکوٰۃ صرف تجارتی مال سے حاصل شُدہ رقم پر ہوتی ہے جو نقد کی صورت میں موجود ہو، تجارتی مال پر نہیں ہوتی، یہ خیال بالکل غلط ہے زکوٰۃ تجارتی مال اور اُس سے کمائی ہوئی رقم دونوں پر ہوتی ہے۔ کتبِ فقہ میں اِس کی تصریح موجود ہے۔ [۲] یعنی جو عمارتیں کرایہ پر دی ہوئی ہیں اُن سے حاصل شُدہ کرایہ اگر اتنی مقدار میں ہے کہ وہ تنہا ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کو پہنچ جاتا ہے تو اُس پر سال کے بعد زکوٰۃ دینی ہوگی اور اگر تنہا کرایہ تو اتنا نہیں ہے لیکن کرایہ سے حاصل شدہ رقم اور دوسری اشیاء (سونا چاندی، مالِ تجارت، کیش رقم) مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کو پہنچ جاتی ہیں تو پھر سب کو ملا کر حساب کر کے زکوٰۃ دینی ہوگی۔

سوال : زکوٰۃ سے اور کس قسم کی کیا کیا چیزیں مستثنیٰ ہیں؟

جواب : جائداد کے علاوہ مشینری کے اوزار، فرنیچر، برتن، کپڑے خواہ وہ کسی تعداد میں ہوں زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں۔

سوال : زکوٰۃ کس کس کو دی جاسکتی ہے؟

جواب : یہ سوال بڑا مفید ہے، اس کا جواب سمجھ کر یاد رکھنا چاہیے کہ زکوٰۃ اُس کو دی جائے گی (جو نصابِ زکوٰۃ کا مالک نہ ہو، اور) جس کے پاس استعمالی ضرورت سے زیادہ سامان بھی نہ ہو۔ لٰہذا اگر کسی کے پاس گھر میں قیمتی فالتو سامان پڑا ہو مثلاً تانبے کے برتن اور قالین وغیرہ جو وہ استعمال میں نہیں لاتا (یا ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر، ٹیلیویژن اور زائد از ضرورت فرنیچر وغیرہ) تو اُس سامان کی قیمت کا اندازہ کیا جائے گا، اگر اُس سامان کی قیمت بقدرِ نصاب بن جاتی ہے یعنی ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونے کی قیمت کے برابر تو یہ شخص زکوٰۃ لینے کا مستحق نہیں ہوگا۔ اگر اپنے آپ کو غریب کہہ کر زکوٰۃ لے گا تو سخت گنہگار ہوگا۔ ایسا شخص نہ زکوٰۃ لے سکتا ہے نہ صدقہ فطر، بلکہ ایسے آدمی پر تو خود صدقہ فطر دینا واجب ہوتا ہے اور قربانی بھی۔

اور یہ بھی سمجھ لیجیے کہ زکوٰۃ اپنی اُصول یعنی ماں باپ یا اُن کے ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی کو نہیں دی جاسکتی۔ ایسے ہی فروع یعنی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی کو بھی نہیں دی جاسکتی۔ شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو نہیں دے سکتی۔

سیّدوں کو وہ حسنی ہوں یا حسینی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی دوسری اولاد کو جنہیں علوی کہتے ہیں حضرت عقیلؓ، حضرت جعفرؓ طیّار کی اولاد کو بھی جو جعفری کہلاتے ہیں اور حضرت عبّاسؓ بن عبدالمطلب کی اولاد کو بھی جو عبّاسی کہلاتے ہیں اور اگر کوئی حضرت حارثؓ بن عبدالمطلب کی اولاد میں ہوں تو اُنہیں بھی، غرض ان سب خاندانوں کو زکوٰۃ دینی اور انہیں لینی منع ہے۔

سوال : مدارسِ اسلامیہ میں زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب : ہاں طالب علموں کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے اور مدارس کے مہتمموں کو اِس کے لیے کہ وہ طالب علموں پر خرچ کریں، دینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

سوال : کیا غیر مسلم کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب : نہیں۔

سوال : زکوٰۃ کی رقم فوری ادا کرنی چاہیے یا مناسب موقع کے انتظار میں یہ رقم روکی بھی جاسکتی ہے؟

جواب : دونوں صورتیں جائز ہیں، لیکن جلدی دینا افضل ہے۔

سوال : بعض لوگوں کو کہتے سُنا ہے کہ نقد رقم نہ رکھو ورنہ زکوٰۃ دینی ہوگی، اس لیے جائداد خرید لو، ایسے لوگوں کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب : ایسا کرنا مناسب نہیں، ایسا کرنے سے غریبوں کا حق مارا جاتا ہے۔

سوال : کاروباری اداروں کو سرمایہ کی زکوٰۃ کس طرح ادا کرنی چاہیے؟

جواب : مثال کے طور پر یہ خاکہ ملاحظہ فرمائیں :

بلڈنگ فرنیچر کھاتہ	30,000	مستثنٰی ہے
مشینری کھاتہ	40,000	مستثنٰی ہے
بینک کھاتہ	20,000	
اُدھار کھاتہ	65,000	
اسٹاک کھاتہ	40,000	
نقد باقی	5,000	
کُل سرمایہ کھاتہ مالک فرم	2,00,000	
زکوٰۃ سے مستثنٰی	70,000	
بقایا رقم جس پر زکوۃ ادا کرنی ہے	1,30,000	

جو مال بغرضِ تجارت خرید وفروخت میں نہ آئے وہ مستثنٰی ہے، جیسے سامان رکھنے کے برتن دُکان میں استعمال ہونے والا فرنیچر (یا اوزار، اور مشینری) وغیرہ۔

سوال : مویشی یعنی بھیڑ بکری کا کاروبار کرنے والا، مویشیوں کی قیمت لگا کر اُس قیمت پر زکوٰۃ ادا کرے گا یا مویشیوں کی تعداد کے مطابق؟

جواب : جو جانور تجارت کے لیے ہوں اُن کی موجودہ قیمت لگا کر زکوٰۃ دی جائے گی۔

سوال : سواری کے لیے گھوڑا گاڑی یا موٹر ہو تو اُن پر زکوٰۃ ہوگی یا نہیں؟

جواب : نہیں۔

سوال : ایک شخص کے پاس دس ہزار روپے تھے، اُن پر سال گزر گیا، وہ زکوٰۃ کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ سارے روپے چوری ہوگئے، کیا اِس صورت میں اُس پر زکوٰۃ فرض ہے یا معاف ہوگئی۔

جواب : سارا مال چوری ہو جانے یا سارے کا سارا مال خیرات کرنے سے زکوٰۃ معاف ہو جاتی ہے۔

سوال : زکوٰۃ کا مال مستحق کو خود دینا ضروری ہے یا کسی اور کے ذریعہ بھی دیا جا سکتا ہے؟

جواب : خود بھی دے سکتا ہے اور کسی دوسرے شخص کے ذریعہ بھی۔

سوال : ایک مالدار مسافر کا سارا مال ضائع ہو گیا گھر میں اگرچہ اُس کا بہت مال موجود ہے لیکن اِس وقت اُس کے پاس کچھ نہیں رہا تو کیا اُسے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟

جواب : جی ہاں، ایسے مسافر کو جو حالتِ سفر میں محتاج ہو گیا ہو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے چاہے اُس کے گھر میں اُس کے لاکھوں روپے ہی کیوں نہ ہوں۔

سوال : زکوٰۃ کی رقم سے مسجد بنانا یا مُردے کا قرض ادا کرنا یا مُردے کا کفن وغیرہ تیار کرنا کیسا ہے؟

جواب : اِن صورتوں میں زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی اُس وقت ہوگی کہ جب کوئی محتاج اُسے لے (زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے شرط ہے کہ جسے زکوٰۃ دی جائے اُسے زکوٰۃ کا مالک بنا دیا جائے)۔

سوال : ایک شخص نے کسی کو زکوٰۃ کا مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دی، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ تو مالدار ہے یا سیّد ہے، تو کیا وہ شخص دوبارہ زکوٰۃ دے یا زکوٰۃ ادا ہوگئی؟

جواب : اگر دینے والے نے مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دی ہے تو زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ اِسی طرح اُس شخص کی بھی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے جس نے تاریکی میں اپنی ماں یا دوسرے ایسے رشتہ دار کو جسے زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی، زکوٰۃ دے دی اور بعد میں پتہ چلا کہ وہ ایسا رشتہ دار ہے جو اُس کی زکوٰۃ کا مستحق نہیں۔ اور اگر کسی نے کسی کو زکوٰۃ دی اور بعد میں معلوم ہوا کہ وہ کافر ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی پھر ادا کرنی ہوگی۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اگر مذکورہ بالا صورتوں میں مالدار سیّد اور رشتہ دار کو یہ معلوم ہو گیا کہ یہ زکوٰۃ کی رقم تھی تو واپس کر دیں۔

سوال : ایک شخص سال کے اوّل اور آخر میں مالکِ نصاب تھا مثلاً اُس کے پاس اتنے روپے تھے جو ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت بنیں لیکن درمیان سال میں کچھ پیسے خرچ ہو گئے اور کچھ دنوں وہ مالک نصاب نہیں رہا تو کیا اُس پر زکٰوۃ ہو گی؟

جواب : جو شخص سال کے اوّل اور آخر میں نصاب کا مالک ہو اُس پر زکٰوۃ ہو گی چاہے سال کے درمیان میں مال نصاب سے کم ہو گیا ہو، ہاں اگر سال کے درمیان میں اُس کا سارے کا سارا مال ضائع ہو گیا اور سال کے آخر میں پھر کہیں سے مل گیا، تو اَب گزشتہ سال کی زکٰوۃ اُس پر نہیں ہے بلکہ جب سے دوبارہ مال آنا شروع ہوا ہے اُس وقت سے اُس کا مالی سال شروع ہو گا۔

سوال : اگر مال سال گزرنے سے چند ہی روز پہلے جاتا رہا تو زکٰوۃ ہو گی یا نہیں؟

جواب : نہیں۔

سوال : ایک شخص کے پاس تین ہزار روپے موجود ہیں (گویا وہ صاحبِ نصاب ہے) لیکن یہ اتنے ہی روپوؤں کا قرض دار بھی ہے تو کیا اُس پر زکٰوۃ ہو گی؟

جواب : اُس پر زکٰوۃ نہیں ہو گی۔

سوال : ایک تاجر کے پاس ابتداءِ سال میں تین ہزار روپے تھے جن سے اُس نے تجارت شروع کی، سال کے آخر میں اُس کے پاس پانچ ہزار روپے جمع ہو گئے تو کیا اِس تاجر کو صرف تین ہزار روپے کی زکٰوۃ ادا کرنی ہو گی یا پانچ ہزار کی؟

جواب : اِسے پانچ ہزار روپے کی زکٰوۃ دینی ہو گی۔

سوال : اگر کسی نے سال گزرنے سے پہلے ہی اپنی زکٰوۃ ادا کر دی تو کیا ادا ہو جائے گی؟

جواب : ادا ہو جائے گی۔

سوال : جس کو زکٰوۃ دی جائے اُسے یہ بتا دینا کہ یہ مالِ زکٰوۃ ہے ضروری ہے یا نہیں؟

جواب : یہ ضروری نہیں بلکہ اگر انعام کے نام سے یا کسی غریب کے بچوں کو عیدی کے نام سے دے دو جب بھی زکٰوۃ ادا ہو جائے گی۔

سوال : زرعی زمین یا باغ سے پیداوار پر عُشر ہے۔ عُشر کے کیا معنٰی ہیں اور اِس کی ادائیگی کا کیا

طریقہ ہے؟

جواب : عُشر کے معنٰی ہیں دسواں۔ پیداوار پر جو زکوٰۃ ہوتی ہے اُس کے قاعدے الگ ہیں اور نام بھی الگ ہیں۔ اگر زمین بارانی ہے یا نہر سے پانی دیا جاتا ہے تو اُس میں عُشر یعنی دسواں حصّہ خدا کے نام پر مصارفِ زکوٰۃ میں دیا جائے گا اور ایسی زمین عُشری کہلائے گی اور اگر رَہٹ وغیرہ سے آبپاشی ہوتی ہے تو اُس میں بیسواں حصّہ نکالا جائے گا۔

صدقۂ فطر

صدقہ فطر ہر اُس مسلمان پر واجب ہے جس پر زکوٰۃ فرض ہے یا زکوٰۃ تو فرض نہیں لیکن نصاب کے برابر قیمت کا اور کوئی مال اُس کی حاجاتِ اصلیہ سے زائد اُس کے پاس ہے چاہے اُس نے روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں۔

صدقہ فطر نابالغ اولاد کی طرف سے بھی دیا جائے گا۔ اگر نابالغ اولاد خود مالدار ہو تو باپ کے ذمہ نہیں بلکہ اُن ہی کے مال میں سے باپ اُن کی طرف سے صدقہ ادا کر دے۔

یہ صدقہ عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی واجب ہو جاتا ہے، اگر کسی نے عید سے پہلے رمضان میں صدقہ دے دیا تو بھی ادا ہو جائے گا۔

صدقہ فطر فی کس پونے دوسیر (احتیاطاً پورے دوسیر) گیہوں یا اتنے گیہوں کی قیمت دی جائے۔[۱]

صدقہ فطر اُن لوگوں کو دیا جائے جنہیں زکوٰۃ دی جاتی ہے، جنہیں زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی انہیں صدقہ بھی نہیں دیا جاسکتا۔

---

[۱] اس سال فطرانہ فی کس 30 روپے کے حساب سے دیا جائے۔